سوال

(367) مفقود الخبر کے لئے چار سال کی وجہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اخبار اہل حدیث 8 ستمبر 33 سمہ بر صفحہ 9 میں مفقود الخبر کی بیوی کی عدت چار سال واسطے نکاح ثانی کے ہے۔ اس کی وجہ مضمون نویس نے یہ لکھی۔ کہ بحوالہ ایک حدیث دار قطنی اکثر مدت حمل چار سال ہے۔ چونکہ یہ خلاف واقع ہے۔ اور خلاف قرآن ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے مدت انتظاری چار سال فتویٰ کس حدیث کی بناء پر ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی دلیلیں اقناعی ہوتی ہیں۔ تحقیقی نہیں ہوتیں۔ اقناعی دلیل اس کو کہتے ہیں۔ جس سے ماننے والا تسلی پاسکے چاہے معترض کو اعتراض کی گنجائش ہو۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص 13۔31 اگست 1934ء)

شرفیہ

یہ معترض کا اعتراض لغو ہے۔ فیصلہ فاروقیہ نہ قرآن کے خلاف ہے۔ اور نہ حدیث کے ورنہ کوئی بیان کرے۔ کہ ہو کون سی آیت یا حدیث ہے۔ جسکے یہ خلاف ہے۔ کوئی بھی نہیں اور یہ توجیہ مذکور بھی لوگوں کا اپنا خیال ہے۔ جس کا اعتبار نہیں۔ اور دار قطنی کی روایت یہ ہے۔

قوله اي في الهدايه قالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا الولد لا يبقى في البطن اكثر من سنتين ولو بظل مغزل دار قطنی من طریق جمیلة بنت حد عنها ما تزید المراه في الحمل علی سنتین قدر ما يتحول ظل عمود المغزل واخرج من طریق الولید بن مسلم قال سالت مالکا عن ہذا الحدیث فقال من يقول ہذا ہذہ جارتنا امراہ محمد بن عجلان تحمل کل بطن اربع سنین قال البیہقی ویؤیدہ قول عمر رضی اللہ عنہ تتربص امراہ المفقود اربعة اعوام انتہی کذافی درایة تخریج ہدایہ ص ۷۲۳٤

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اثر مذکور کو غلط بتایا اپنا تجربہ بھی اثر کے خلاف بتایا اور میں نے خود دہلی کے سادات کے ایک خاندان سے تحقیق کی تھی کہ چار کیا سات سال تک بچے کا پیٹ میں رہنا تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے بلکہ اس سے زائید بھی فیصلہ فاروقیہ علاوہ کسی دلیل مستنبط عن الکتاب والسنتہ کے سماع پر بھی ممکن ہے گو مصرح نہیں پھر عامہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس پر عمل بھی ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت صحیح نہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاادري ما بقالی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدي ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ رواہ ترمذي (مشکواۃ ج ۲ ص ٥٦-)

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر رضی اللہ عنہ وقلبہ رواہ ترمذي وفی روایہ ابو داؤد عن ابی زر قال ان اللہ ویضع الحق علی السان عمر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ یقول بہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال کنا نعد ان السکینہ منطق علی لسان عمر رضی اللہ عنہ رواہ البہیقی فی الدلائل النبوۃ (مشکواۃ ج ۲ ص ٥٥٧)

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بعض منکم بعدي فسیري اختلافا کثیرا ف فعلیکم بسنتی سنۃ الخلفاء راشدین المھدین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالمنواجذ الحدیث رواہ ابو داؤد ورواالترمذي وابن ماجہ (مشکواۃ ج ۱ ص ۳-)

فتوی یا فیصلہ فاروقیہ ادلہ مذکورہ بالا کی بنا پر ہے اور روایت دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ یعنی اثر صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت نہیں اور توجیہ مذکور فی السوال جب پائی گی اور کتاب وسنت میں مصرح بھی نہیں تو بتلایئے کہ سائل کو کیا جواب دیا جائے یہ کہا جائے کہ جاؤ موج کرو جو چاہو سو کرو پھر سنت خلفا راشدینر ضوان اللہ عنہم اجمعین د تمسکواابھما وغیرہ ادلہ کا کیا فائدہ ہوگا پس فیصلہ مذکورہ کی ضرورت تھی جو بیان کیا گیا اور صیح تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 341

محدث فتویٰ